ماحولیاتی تبدیلی پر عالمی معیارات اور اسلامی تعلیمات کا تقابلی تجزیہ

Comparative Analysis of Global Standards And Islamic Teachings on Environmental Changes

Ghulam Murtaza
Ph D Islamic Studies Faculty of Islamic study & Shariah, Minhaj University Lahore.
murtazsst@gmail.com
Dr.Muhammad Mumtaz-ul-Hassan
Associate Professor Faculty of Islamic study & Shariah, Minhaj University Lahore
drmumtaz365@gmail.com

Abstract:
This study holds the power of revealing ecological changes and its crises at the global level. It encompasses the comparative analysis of global standards and Islāmic teachings for preservation of ecology and its relation to humans. Environmental change has emerged as one of the most crucial issues in the world. This environmental change is causing the environmental crises which are disrupting the ecological balance. The root cause of ecological change and its crises is human interference and their anthropogenic activities. The immense use of coal, tar, toxic fumes, and noxious gases is causing the emission of greenhouse gases due to which earth temperature is accumulating, water, air, and land pollution is increasing and causing extinction and injuries of animal diversity. This research analyzes the compatibilities and contradictions between Islamic teachings and global standards regarding environmental conservation and its relation to human beings. Islām is a flexible religion. Many ethical principles are derived in the light of teaching of islam for sustainable development. As global standards embrace alliance, responsibility, accountability and Islāmic teachings promote monotheism (tauhid), trustworthiness, and accountability. This acquaintance recommends integration of Islāmic teachings into global policies. This study purposes to provide an in depth comparative analysis of global standards and Islāmic teachings which have the mutual interest of ecological conservation and its relation to human beings.

Keywords: Islāmic Teachings, Environmental Changes, Monotheism (tauhid), Ecological Preservation, Sustainable Development

تعارف

آج کے اس صنعتی دور میں انسانیت کو جو مسائل درپیش ہیں ان میں ماحولیاتی تبدیلی عالمی سطح پر اہم چیلنج بن چکی ہے جوں جوں ماحولیاتی تبدیلی شدت اختیار کر رہی ہے قدرتی وسائل کم ہوتے نظر آرہے ہیں اور پائیدار ترقی کی اہمیت نمایاں ہو رہی ہے عالمی معیارات اور مذہبی تعلیمات

ماحولیاتی تبدیلی پر عالمی معیارات اور اسلامی تعلیمات کا تقابلی تجزیہ

ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں ۔اس مضمون میں عالمی معیارات جو بین الاقوامی تنظیم اقوام متحدہ کی طرف سے تشکیل دیے گئے ہیں اور ماحولیاتی تبدیلی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات کے درمیان تقابلی نقطہ نظر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ مضمون اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرتا ہے،اسلام ایک جامع مذہب ہے جو حال اور مستقبل کے مسائل کے حل کیلیئے رہنمائی فراہم کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ ہو چکا ہے اور ماحول کے درجہ حرارت میں مزید اضافے کے امکانات موجود ہیں درجہ حرارت میں یہ اضافہ گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کی وجہ سے ہے۔انسانی سرگرمیاں اس ماحولیاتی بحران کی ذمہ دار ہیں۔

ماحولیاتی تبدیلیوں پر اقوام متحدہ کا ردعمل

ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے اقوام متحدہ کا فریم ورک کنونشن UNFCCC بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے کیلیئے قانونی فریم ورک اور اصولوں کو متعین کرتا ہے،جسکا مقصد ماحولیاتی بحران سے نمٹنا اور خطرناک انسانی مداخلت کو روکنا ہے۔عالمی سطح پر کئی پالیسیوں اور معاہدوں کو اپنایا گیا۔دو معاہدے اہم تصور ہوتے ہیں :

۱۔ کیوٹو پروٹوکول

۲۔ پیرس معاہدہ

۱۔ کیوٹو پروٹوکول

ماحولیاتی تبدیلی کے بارے میں اقوام متحدہ نے 1997ء میں کیوٹو پروٹوکول معاہدے کا اعلان کیا۔ یہ ایک بین الاقوامی معاہدہ ہے اس معاہدے کا مقصد گلوبل وارمنگ کی وجہ بننے والی گیسوں کے اخراج میں کمی لانا تھی۔اسے تخفیف کہتے ہیں۔

تخفیف:

”وہ عوامل جو ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ بنتے ہیں۔ان کو کم کرنا تخفیف کہلاتا ہے۔چونکہ ماحولیاتی تبدیلیاں انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے واقع ہوتی ہیں۔ان سرگرمیوں کو فوری روکا جائے““[1]

اقوام متحدہ کا یہ معاہدہ یونائیٹڈ نیشن فریم ورک کنونشن ان کلائیمیٹ چینج (UNFCCC) کے نام سے جانا جاتا ہے۔

---

[1] UNESCO, "Climate change,Mitigation and adaptation," in *Simple Guide to schools in Africa*, Nairobi,Kenya, UNESCO, 2019, p. 19.

اس معاہدے میں شامل ممبران کو گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی کرنے پر آمادہ کیا گیا۔ اس اخراج میں کئی قسم کی گیسیں مثلا کاربن ڈائی اکسائیڈ، متھین ، پر کلورو کاربنز ھائیڈرو فلورو کاربنز وغیرہ شامل ہیں، یہ گیسیں گلوبل وارمنگ میں اضافہ کر کے ماحولیاتی تبدیلیوں کا باعث بنتی ہیں اور ماحولیاتی نظام کے توازن کو خراب کرتی ہیں۔

۲۔ پیرس معاہدہ

ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کیلئے قانونی طور پر پہلا عالمی ماحولیاتی تبدیلی پر معاہدہ 2015ء میں پیرس میں اپنایا گیا، اس معاہدے میں 196 ممالک کے ممبران نے شرکت کی، اس معاہدے کا بنیادی ہدف عالمی درجہ حرارت کو روکنا تھا، اس معاہدے کا اطلاق اقوام متحدہ کے ذریعے 2016ء کو کیا گیا، پیرس معاہدہ حقیقت میں پالیسیوں اور ماحولیاتی تبدیلیوں کے درمیان ایک غیر جانبدار پل کا کام کرتا ہے، اخراج کو کم کرنے اور ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کیلئے درج ذیل اقدامات کیے گئے:

گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے اسکی شرح کم کی جائے۔

گرین ہاؤس گیس کے اخراج کی شرح کم کی جائے

فضا میں کاربن ڈائی اکسائیڈ داخل ہو کر جذب ہو جاتی ہے اسے فضا میں جانے سے روکا جائے

گیسوں کے اخراج اور رکاوٹ کی شرح میں توازن رکھا جائے

اس مقصد کیلئے درختوں اور جنگلات کی کٹائی کو روکا جائے اور نئے درخت لگائے جائیں۔

اقدامات کی تکمیل کے لیے درج ذیل امور کو زیر بحث لایا گیا۔

ا۔ شفافیت اور جوابدہی

ہر پانچ سال کے بعد فریقین ایک دوسرے کو اپنے ملک میں نافذ کردہ پالیسیوں سے آگاہ کریں، یعنی ایک دوسرے کو مطلع کریں کہ وہ اپنے ملک میں گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج اور انہیں روکنے کیلئے کونسے اقدامات کر رہے ہیں۔ ایک مضبوط، شفاف اور جوابدہی کے نظام کو ممکن بنایا جائے تاکہ معاہدے میں کیے گئے وعدوں میں پیشرفت کیلئے کی گئی کوششوں کا اشتراک کیا جائے۔

۲۔ موافقت

ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ہونے والے نقصان کو روکنے یا کم کرنے کیلئے درج ذیل اقدامات کیے جائیں :

ہمیں لوگوں کو ماحولیاتی تبدیلیوں سے ہم آہنگ کرنے کیلئے تیار کرنا چاہیے اور معاشرے کی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا چاہیے۔

اپنے رویے نظام اور بعض حالات میں اپنے خاندان اور دوستوں کو ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے بچاؤ کیلئے زندگی کے طرز عمل کو تبدیل کریں[2]

عالمی معیارات:

ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے عالمی معیارات ہمارے سیارے کو درپیش ماحولیاتی چیلنجوں سے نپٹنے کے لیے اہم فریم ورک فراہم کرتے ہیں۔یہ عالمی معیارات عالمی سطح پر ماحولیاتی تحفظ کے لیے اقوام، تنظیموں اور افراد کو پائیدار طریقوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ماحولیاتی ذمہ داری اور اجتماعی وابستگی کو فروغ دینے کے لیے مقرر کردہ عالمی معیارات کی پابندی ناگزیر ہو جاتی ہے۔

Environmental standards are administrative regulations are guiding principals which regulate human activities on environment.These standards focouse on sustainable methods to decrease harmful effects on environment and ensure conservation of natural resourses.[3]

"ماحولیاتی معیارات سے مراد وہ رہنما خطوط ہیں، جن کا مقصد ماحول پر انسانی سرگرمیوں کے اثرات کو منظم کرنا ہوتا ہے۔یہ معیارات پائیدار طریقوں کو فروغ دینے، ماحولیاتی نقصان کو کم کرکے، اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے لیے ذمہ داری کو یقینی بناتے ہیں"۔

"پائیدار ترقی کی پالیسیوں کو موثر بنانے کیلئے ماحولیاتی تبدیلیوں کی تخفیف وموافقت اور ان کے منفی اثرات کو کم کرنے کیلئے یونیسکو نے نومبر ۲۰۱۷ء میں ایک اعلامیہ کو اپنایا اس اعلامیہ میں جو معیارات تشکیل دیے گئے وہ مندرجہ ذیل ہیں :

1. نقصان کی روک تھام — prevention of harm
2. احتیاطی نقطہ نظر — precautionary approach
3. مساوات اور انصاف — Equity and Justice
4. پائیدار ترقی — Sustainable Development
5. یکجہتی — Solidarily
6. فیصلہ سازی میں سائنسی علم اور سالمیت — Scientific Knowlag and Integrily in Decisi Making"[4]

---

[2] UNESCO, "Climate change,Mitigation and adaptation," in *Simple Guide to schools in Africa*, Nairobi,Kenya, UNESCO, 2019, p. 19.

[3] J. &. J. Smith, "Environmental stanDārds:A framework for ethical practice," *Environmental ethics*, vol. Journal 25[2], pp. 123-145, 2020.

[4] UNESCO, "Declaration of Ethical principles inselation to climate change," France, 2017, pp. 6-15.

۱۔نقصان سے بچاؤprevention of harm

ماحولیاتی تبدیلی نہ صرف ماحولیاتی نظام کو خراب کرتی ہے بلکہ پائیداری کے عمل کیلئے بھی نقصان دہ ہے موجودہ اور مستقبل کی فلاح کیلئے خطرے کا باعث ہے نقصان اور منفی نتائج کو روکنے کیلئے مناسب اقدامات کرنے چاہئیں ایسے اقدامات جو ماحولیاتی تبدیلی کو کم کریں اور کھانے پینے کی پیداوار کو نقصان نہ پہنچائیں

۲۔احتیاطی نقطہ نظرPrecautionary approach

احتیاطی اصول کو ماحولیاتی تبدیلی سے متعلق اہم ترین معاہدے میں رکھا گیا ہے۔ماحولیاتی تبدیلی کی وجوہات،روک تھام یا منفی اثرات کو کم کرنے کیلئے احتیاطی تدابیر کو اختیار کی جائیں یعنی ایسے اقدامات کیے جائیں جو ماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات کو کم سے کم کر سکیں۔

۳۔مساوات اور انصافEquity and Justice

مساوات کا تصور ماحولیاتی تبدیلی کے مسلے کے حل کو فروغ دیتا ہے کمزور اور غریب لوگوں کو ماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات سے بچانے کیلئے مساوات ایک بنیادی عنصر ہے بین الاقوامی سطح پر ماحولیاتی تبدیلیوں کیلئے جو مذکرات ہوتے ہیں ان میں کمزور اور غریب لوگوں کیلئے مساوات اور انصاف کا مطالبہ کیا جاتا ہے لوگوں کے پاس محفوظ،صاف اور صحت مند ماحول ہونا چاہیے۔

مساوات اور انصاف کا تصور حقوق کے احترام کے ذرائع ہیں اسلیئے موجودہ اور مستقبل کی نسلوں کیلئے زمینی اور سمندری ماحول کی حفاظت کی جائے کمزور لوگوں کو ایسے مواقع دیے جائیں تاکہ وہ بھی قدرتی وسائل تک رسائی حاصل کر سکیں۔

۴۔پائیدار ترقیSustainable Development

ماحولیاتی تبدیلیوں میں اضافہ کرنے والے عوامل مثلا گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج کو کم کرنا تاکہ موجودہ اور آنے والی نسلیں اپنی ضروریات پوری کر سکیں۔پائیدار ترقی کیلئے اقوام متحدہ کا ایجنڈا2030اور پائیدار ترقی کے اہداف کے نفاذ کو فروغ دینا، کھپت اور پیداوار کے نظام میں توازن کی شرح برقرار رکھنا،اس بات کو یقینی بنانا کہ ہر فرد ترقی کے مواقع سے فائدہ اٹھا سکے

۵۔یکجہتی Solidarily

یکجہتی سے مراد انسان کا اجتماعی اور انفرادی طور پر ایسے لوگوں کی مدد کرنا ہے جو ماحولیاتی تبدیلیوں اور قدرتی آفات کا شکار ہیں،خاص طور پر جب تباہ کن واقعات مثلا سیلاب،طوفان اور قحط سالی وغیرہ رونما ہو رہے ہیں،وہ لوگ جو ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں،انہیں دیگر افراد سے تعاون کرنا چاہیے۔

۶۔فیصلہ سازی میں سائنسی علوم اور سالمیت Scientific Knowledge and Integrity in Decision Making

ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو کم کرنے کیلئے تخفیف اور موافقت کے اقدامات کیلئے سائنسی اصولوں کا تعاون بھی ضروری ہے یعنی ایسے اقدامات کیے جائیں جو سائنسی عمل کی سالمیت کے تحفظ کو برقرار رکھیں سائنسی علم اور فیصلہ سازی میں دریانت داری کے اصول کو مدنظر رکھنا ضروری ہے ماحولیاتی تبدیلیوں پر رد عمل کیلئے سائنسی شعور کو اجاگر کیا جائے۔

ماحولیاتی تبدیلیاں اور اسلامی تعلیمات

ماحولیاتی تبدیلیوں کی تحقیق کے میدان میں مذہبی تعلیمات پر غور وفکر میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے. عالمی نظریات پر توجہ نے مذاہب کی طرف توجہ دلانے کی حوصلہ افزائی میں اضافہ کیا ہے. کئی مفکرین اور اسکالرز نے دلائل دیے ہیں کہ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجوہات کو مکمل طور پر سمجھنے کیلئے مذاہب کا کردار اہم ہے. ماحولیاتی انحطاط سے نمٹنے کیلئے مذاہب کی صلاحیتوں کے حوالے سے کئی مضبوط دعوے کیے جارہے ہیں[5]

اسلام ابراہیمی مذاہب میں سب سے کم عمر ہے۔ لیکن آج یہ پوری دنیا میں تقسیم ہے۔اسلامی تعلیمات کے دو بنیادی ماخذ ہیں۔

ا۔قرآن ۲۔سنت

قرآن کی تعلیمات وحی کی صورت میں فرشتے کے ذریعے نازل ہوئیں جبکہ وہ اعمال جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے اقوال اور افعال کی صورت میں رکھے انہیں ایک رول ماڈل کہاجاتا ہے۔ مسلمان اپنے اعمال کو قرآن اور سنت کی رہنمائی میں استوار کرتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات میں جن اصولوں کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ان میں توحید، خلیفہ اور آخرت ،ذمہ داری، میزان (توازن) اور عدل وانصاف کردار کے لحاظ سے آپس میں مربوط ہیں۔ان اصولوں پر عمل پیرا ہو کر نا صرف ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو کم کیا سکتا ہے بلکہ ماحولیاتی تحفظ کو بھی ممکن بنایا جاسکتا ہے۔

توحید:

توحید کے معانی اللہ کی وحدانیت ہے یعنی پوری کائنات کی تخلیق اللہ نے کی ہے۔کائنات کی ہر چیز اللہ کی حمد اور تسبیح کرتی ہے۔جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

”تُسَبِّحُ لَهُ السَّمَاوَاتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ۚ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ۗ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا“[6] ”ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اور ایسی کوئی چیز نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ تسبیح نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے، بے شک وہ بردبار بخشنے والا ہے۔“

---

[5] S. Bergmann, "climate change changes religion study theological Nordic journal of theology," vol. 63, no. 2, pp. 98-118, 2009.

[6] الاسراء:44 Al asrā:44

توحید کا تصور اسلام میں ماحولیات کی حفاظت کے طور پر لیا جاسکتا ہے یہ تصور جانداروں کو باہم مربوط رکھتا ہے یعنی کوئی چیز چاہے وہ جاندار ہے یا بے جان توحید کے ذریعے آپس میں جڑی ہے۔

مسلمان ماہرین ماحولیات توحید کے تصور کو کائنات میں توازن کے اصول سے جوڑتے ہیں یعنی تخلیق کی ہر قسم کو کائنات کے دوسرے حصوں سے ایک کامل تعلق سے جوڑا گیا ہے جیسا کہ قرآن میں واضح کیا گیا ہے۔

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ[7]

"بے شک ہم نے ہر شے توازن میں پیدا کی ہے"

توازن ماحولیاتی انتظام کے باہم مربوط ہونے کو واضح کرتا ہے۔ ماحولیاتی تبدیلیوں کی وضاحت بھی توازن کے تصور سے کی جاسکتی ہے کیونکہ یہ گلوبل وارمنگ کی وضاحت کیساتھ منسلک ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ گرین ہاوس گیسوں کا اخراج کائنات کے توازن کو خراب کر رہا ہے۔

خدا کے ہاں ہر قسم کی تخلیق خاص طور پر جانور بھی انسان کی طرح ہیں جیسا کہ ارشاد ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا طَآئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ[8]

"اور ایسا کوئی زمین پر چلنے والا نہیں اور نہ کوئی دو بازوؤں سے اڑنے والا پرندہ ہے مگر یہ کہ تمہاری ہی طرح کی جماعتیں ہیں

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے کائنات میں تمام چیزیں خاص مقصد کے تحت پیدا کی ہیں کوئی بھی چیز بے مقصد اور قدرے سے خالی نہیں ہے۔

۲۔انسان بطور نائب (خلیفہ)

اسلامی ماحولیات میں سب سے اہم تصور خلیفہ کا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ خَلَآئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ اٰتَاكُمْ ۗاِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّه لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ[9]

"اس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا ہے اور بعض کے بعض پر درجے بلند کر دیے ہیں تاکہ تمہیں آزمائے اس میں جو اس نے تمہیں دیا ہے، بے شک تیرا رب جلدی عذاب دینے والا ہے اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

---

[7] القمر:49 Al-Qamar:49

[8] الانعام:38 Al-An'am:38

[9] الانعام:165 Al-An'ām:165

انسان کو زمین کی نعمتوں کی سرپرستی کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ خلیفہ ہونے کی بناء پر انسان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ خدا کے اصولوں کی پاسداری کرے۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اِنَّ الدُّنْیَاحُلْوَۃ"خَضِرَۃ"،وَاِنَّ اللہَ مُسْتَخْلِفُکُمْ فِیْھَافَیَنْظُرُکَیْفَ تَعْمَلُوْنَ [10]

بے شک یہ دنیا پیاری اور سر سبز ہے اور اس نے تمہیں نائب بنایا ہے۔ تا کہ وہ دیکھے کہ تم کیا کرتے ہو۔

زمین میں انسان کو نائب بنانے کا مقصد یہ ہے کہ وہ محض اس زمین کا سرپرست ہے نہ کہ مالک، اور انسان کا زمین پر قیام مختصر وقت کیلئے ہے۔

۳۔اسراف سے اجتناب:

اسلام نے مسلمانوں کو سادہ اور پائیدار طرز زندگی گذارنے کا حکم دیا ہے اسراف اور فضول خرچی سے بچنے کی ترغیب دی ہے ماحولیاتی تحفظ کیلئے یہ اصول بہت اہم ہے۔ اسلام کسی بھی چیز کے زیادہ استعمال اور ضیاع کے خلاف ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

یَا بَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ وَّکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ [11]

"اے آدم کی اولاد تم مسجد کی حاضری کے وقت اپنا لباس پہن لیا کرو اور کھاؤ اور پیؤ اور حد سے نہ نکلو، بے شک اللہ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اس آیت کے مفہوم سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے وسائل کو استعمال کرنے کی اجازت دی ہے لیکن حد سے بڑھنے سے منع کیا ہے انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی تخلیقی و تسخیر کی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے قدرتی وسائل سے استفادہ کرے لیکن چیزوں کا ضیاع نہ کرے، بے اعتدالی سے خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۖ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا [12]

"اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو۔ بے شک بے جا خرچ کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں، اور شیطان اپنے رب کا ناشکر گزار ہے۔"

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

فقال ما هذا السرف فقال افی الومنو اسراف قال نعم و ان کنت علی نهر جار [13]

---

[10] مسلم، ابو حسین صحیح مسلم (الریاض۔ دار السلام، ۲۰۰۰) رقم ۶۹۴۸ ص ۱۱۸۸

Muslim,Abu Ḥussain Ṣaḥiḥ Muslim(Al-Riyādh Dār ul Salām 2000),H.6948,p-1188

[11] الاسرا: 27-26

Al Asrā, 26-27

[12] القزوانی، ابو حسین، سنن ابن ماجہ (بیروت، دار المرفہ، 1998) رقم 425 ص.157

Al Qazwānī,Abu Ḥussain,Sunan Ibn e Māja(Beirūt, Dār ul Marfa, 1998)H.425, p. 157

[13]. الحاکم، محمد بن عبداللہ المستدرک (بیروت، دار المرفہ، 2006)، رقم 591، ص۔ 388

"آپ نے فرمایا یہ اسراف ہے انہوں نے کہا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے اگرچہ تم نہر کے کنارے بھی وضو کرو تو یہ اسراف ہے۔"

یعنی اگر پانی اور دیگر وسائل کی کثرت ہو تو بھی انہیں ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ حتی کہ آپ نے پانی کے ضیاع اور اسراف سے بچنے کیلئے وضو اور غسل کیلئے استعمال ہونے والے پانی کی مقدار کا تعین فرمادیا جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

یجزء من الوضو المدومن الجنابة الصاع [14]

وضو کیلئے ایک مد پانی کافی ہے اور جنابت کے غسل کیلئے ایک صاح پانی ہے جبکہ ایک مد کا وزن تقریبا 600 گرام اور ایک صاع ساڑھے تین کلو گرام کے برابر ہوتا ہے

۴۔ماحولیاتی توازن:

فطرت ماحول اور زندگی باہم مربوط ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو ایک اچھے انداز میں متوازن بنایا ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ [15]

"اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور ان کی درمیانی چیزوں کو بغیر حکمت کے پیدا نہیں کیا"

کائنات کی ہر چیز ایک خاص مقصد کے تحت بنائی گئی ہے ہر چیز کی دوسری چیز کیساتھ ہم آہنگی ہے اور وہ آپس میں مربوط ہیں جو ایک ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی ایک خاص حد مقرر کردی ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ [16]

"بے شک ہم نے ہر شے توازن میں پیدا کی ہے۔"

انسان جانور اور پودے ماحولیاتی استحکام کیلئے ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں انسان چونکہ مادیت پسند ہے اسلیے اپنے مفادات کے حصول کیلئے فطرت سے متصادم ہو سکتا ہے اسلئے اللہ نے مسلمانوں کو توازن کی اہمیت سے روشناس کرایا ہے مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ فطرت کے امور کیلئے توازن کو برقرار رکھیں اور ماحولیاتی تحفظ کیلئے اپنا کردار ادا کریں

Al Ḥākim,Muḥammad bin Abdullah Al Mustadrak (Beirūt, Dār ul Marfa, 2006)H591, p. 388.

14. الحاکم، محمد بن عبداللہ المستدرک (بیروت، دارالمرفہ، 2006،) رقم 591، ص۔388

Al Ḥākim,Muḥammad bin Abdullah Al Mustadrak (Beirūt, Dār ul Marfa, 2006)H591, p. 388.

15. الحجر: 85 Al Ḥajr:85

16. القمر: 49 Al-Qamar:49.

۵۔ نامناسب انسانی سر گرمیاں:

اسلام میں بہت سی تعلیمات ایسی ہیں :جو مسلمانوں سے اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ زمین پر فساد برپا نہ کیا جائے فساد کے معانی بد عنوانی یا بد حالی کے ہیں اسے خدا کے حکم کی نافرمانی سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِى النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِىْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ [17]

''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب سے فساد پھیل گیا ہے تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔''

قرآنی تعلیمات سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی وجہ سے فطرت میں خرابی پیدا ہوگی۔ انسانی سر گرمیاں اس خرابی کا باعث ہیں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ کی گئی ہے کہ ماحولیاتی تبدیلیوں کی اصل وجہ انسانی اعمال ہیں ماحولیاتی تبدیلی خشکی اور سمندر کی بد عنوانی کی وجہ سے ہے

بد عنوانی کی وجہ سے سمندری جانوروں اور پودوں کی تباہی ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے تحفظ کی ذمہ داری کیلئے انسان کو نائب بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں رہنے کیلئے خوبصورت زمین عطا کی ہے لیکن ہم اسے آلودہ کر رہے ہیں جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد ہے :

"بے شک دنیا پیاری اور سر سبز ہے۔ اللہ نے تمہیں اس کا نائب بنایا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ تم کیا کرتے ہو۔"[18]

زمین کے وسائل کی حفاظت کرنا ہماری ذمہ داری ہے ہمیں چاہیے کہ خدا کی زمین کو محفوظ بنائیں

۶۔ فطرت کا تصور اور تحفظ

انسان کو ایک مکمل شکل میں تخلیق کر کے فطرت سے نوازا گیا ہے نیکی اور راستبازی کے حصول کیلئے تمام مخلوقات کا داخلی رویہ فطرہ کہلاتا ہے فطرہ اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات کا ایک اہم جز ہے خدا کی بنائی فطرت میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے؛

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ [19]

''اللہ کی دی ہوئی قابلیت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی بناوٹ میں ردو بدل نہیں، یہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

---

[17] الروم: 41 Al Room:41

[18] مسلم، ابو حسین صحیح مسلم (الریاض۔ دار السلام، ۲۰۰۰) رقم ۶۹۴۸ ص ۱۱۸۸

Muslim,Abu Ḥussain Ṣaḥiḥ Muslim(Al-Riyadh Dār ul Salām 2000)H.6948,p-1188

[19] الروم:30 Al Room:30

اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات فطرت کیلئے احتیاط اور احترام کو فروغ دیتی ہے کیونکہ فطرت حقیقت میں اللہ کی طاقت کا اظہار ہے صنعتی دنیا کو ماحولیاتی تبدیلیوں، آلودگی، جنگلات کی کٹائی اور پانی کی قلت جیسی مشکلات اور چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اسلامی ماحولیاتی اخلاقیات ان مسائل کا سامنا کرنے کے لیے قابل عمل اور عملی حل پیش کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

۷۔یوم آخرت

دنیا کی زندگی میں انسان حد سے زیادہ صارفیت پسند ہو چکا ہے۔مادیت کے حصول کی وجہ سے لالچ نے کائنات کیساتھ انسانی رابطے کو منقطع کر دیا ہے۔شاید وہ یہ بھول چکا ہے کہ ایک دن اس نے ایک ہستی کے سامنے جوابدہ ہونا ہے اور دنیا میں کئے گئے اعمال کا اسے بدلہ دیا جائے گا۔

جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ[20]"اور تمہیں قیامت کے دن اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا"

گویا اچھے اعمال کا صلہ نیکی کی صورت میں عطا کیا جائے گا اور برے اعمال کی سزا دی جائے گی۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ماحولیاتی تحفظ

ترقی یافتہ ممالک اپنی صنعت کو فروغ دینے کیلئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں۔اور گرین ہاوس گیسوں کا اخراج کرتے ہیں۔جو ماحولیاتی توازن کی تباہی کا سبب ہے۔اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ماحولیاتی توازن کو خراب ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْاَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ [21]

"یہ ایک جماعت تھی جو گزر چکی، ان کے لیے ان کے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں، اور تم سے نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے۔"

جس نے اپنی دنیاوی خواہشات کو قابو میں رکھا اسکا بدلہ بھی اچھا ہوگا

اسی طرح نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

من قطع سیدرة صوب الله راسه فی النار [22]

"جس نے بیری کا درخت کاٹا اللہ اس کے سر کو دوزخ میں الٹا لٹکائے گا۔"

---

[20]آل عمران:185
Al Imran:185

[21]البقرہ:141
Al Baqara:141

[22]ابوداود سجستانی، "السنن ابوداؤد، "(بیروت، دارالمرفہ، 2001)، رقم5236 ص 465.
Abu Dāwood, Sajastanī, "Al Sunan Abu Dāwood,(Beirūt, Dār ul Marfa, 2001) H.5236, p. 465.

ابو داودؒ نے اس حدیث کی وضاحت یوں کی ہے کہ: درخت سے مراد کوئی بھی درخت ہے ایسے تمام درخت جو جنگل یا راستے میں ہوں اور انسانوں، چرندوں اور پرندوں کیلئے سائے اور آرام کا باعث ہوں۔ اس طرح درخت لگانا اجر و ثواب کا باعث ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

مامن مسلم غرس غرسا فاكل منه انسان او دابة الا كان له صدقة[23]

"جو کوئی مسلمان کسی درخت کا پودا لگاتا ہے اور اس سے کوئی انسان یا جانور کھاتا ہے تو لگانے والے کے لیے صدقہ ہے۔"

اسی طرح نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کو عرش کے سائے کے علاوہ صدقے کا بھی سایہ ہوگا جنہوں نے جو صدقہ کیا ہوگا اسی سائے میں رہے گا حتی کہ اللہ لوگوں کے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔

جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:

كل امرى فى ظل صدقته[24] "قیامت کے دن ہر شخص اپنے صدقے کے سایہ میں ہوگا حتی کہ لوگوں میں فیصلہ ہو جائے گا۔"

درخت لگانا نیکی ہے زندگی میں اگر کوئی آخری نیکی کرنا چاہئے تو وہ درخت لگا کر کرسکتا ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

ان قامت الساعة و بيد احدكم فسيلة فان استطاع ان لايقوم حتي يغرسها فليفعل[25]

"اگر تم میں سے کسی پر قیامت قائم ہو جائے اور اس کے ہاتھ میں کوئی پودا ہو تو وہ اسے لگا دے۔"

نبی اکرم ﷺ کے فرمان سے درختوں کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ زندگی کے آخری ایام میں اگر کوئی شخص نیکی کرنا چاہتا ہے تو وہ درختوں کی کاشت کاری کرے۔ اس سے جنگلات کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ ماحول کی بھلائی کیلئے تعلیمات، اسلام نے بہت عرصہ پہلے واضح کی ہیں، ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔ قدرتی وسائل کا تحفظ

دنیا کی آبادی بڑھ رہی ہے اسی طرح قدرتی وسائل کی کھپت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے، اسلئے ضروری ہے کہ قدرتی وسائل کا استحصال نہ کیا جائے جیسا کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

ان مثل المومن كمثل النحلة اكلت طيبا و وضعت طيبا و وقعت فلم تكسر ولم تفسد [26]

---

[23] محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری (الریاض، دارالسلام 1999)، رقم 2320، ص 372.
Muḥammad Bin Ismā'eel Al.Bukhārī, Ṣaḥiḥ-ul-Bukhārī,(Al-Riyadh,Dār ul Salām1999)H.2320,p. 372.

[24] منذری، الترقیب والترحیب (بیروت، دارالکتب، 2005)، رقم 1280 ص۔ 163
Munzarī, "Al Tarqeeb Wul Terḥeeb (Beirūt, Dār ul kutab, 2005), H.1280, p. 163.

[25] حنبل، احمد بن مسند احمد، (لاہور، مکتب رحمانیہ، 2010)، رقم 6872 ص۔ 619
Ḥumbal,Aḥmad bin Musnad e Aḥmad,(Lahore, Maktab a Reḥmānia, 2010) H6872, p. 619.

[26] حنبل، احمد بن مسند احمد، (لاہور، مکتب رحمانیہ، 2010)، رقم 6872 ص۔ 619
Ḥumbal,Aḥmad bin Musnad e Aḥmad,(Lahore, Maktab a Reḥmānia, 2010) H.6872, p. 619.

بے شک مومن کی مثال شہد کی مکھی کی طرح ہے جو اچھا کھاتی ہے اور اچھا بناتی ہے لیکن نہ یہ نقصان کرتی ہے اور نہ خراب کرتی ہے "

اس حدیث میں مومن کو شہد کی مکھی سے تشبیہ دی گئی ہے اور چار خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے انفرادی اور اجتماعی طور پر ان خوبیوں کو اپنانا چاہیے :

1. پاکیزہ اشیاء کا استعمال
2. دنیا کو اچھی اور صحت بخش اشیاء کی فراہمی
3. ماحول قدرتی طور پر نظم حسن اور بھلائی کی خصوصیات سے آراستہ ہے۔
4. ماحول کے حسن کو خراب نہ کیا جائے

۲۔فضلہ نہ کرنا

قدرتی وسائل میں پانی اللہ کی بڑی نعمت ہے، جانوروں کے پینے، صفائی ستھرائی، پاکیزگی حاصل کرنے اور فصلوں کو فراہم کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔زندگی کی ابتداء پانی سے ہوئی جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے:

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ [27]

"اور ہم نے ہر زندہ کو پانی سے بنایا ہے"

انسانی مداخلت اس نعمت کیلئے نقصان کا باعث ہے،اس سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں،اسی وجہ سے پانی کو آلودہ کرنے سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

لا يبولن احد کم فی الماء الدائم ثم يتوضا منه او يسل منه [28]

"تم میں کوئی کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھر تم اسی سے وضو کرتے ہو اور غسل کرتے ہو۔"

آلودہ پانی پینے کے قابل بھی نہیں رہتا اور نہ ہی صفائی ستھرائی کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے بلکہ ایسا پانی پینے سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

۳۔پائیدار کھپت کو فروغ دینا

ہمیں استعمال کی چیزوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ پائیداری کے عمل کو بہتر بنانے کیلئے ری سائیکل کر لینا چاہیے۔فضلہ کو مفید مصنوعات میں تبدیل کریں، بہت سی روایات میں موجود ہے کہ نبی کرم ﷺ نے پھٹے ہوئے جوتے کو مرمت کرنے کا حکم دیا،اسی طرح پھٹے ہوئے

---

[27] الانبیاء:30

Al Ambiā:30.

[28] مسلم، صحیح مسلم(الریاض،دارالسلام،۲۰۰۰)رقم ۶۵۶،ص ۱۳۲

Muslim, Ṣaḥiḥ Muslim(Al Riyadh, Dār-ul Salām,2000)H656, p. 132.

کپڑوں کو سلائی کرنے کا مشورہ دیتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کے معمول کا پوچھا گیا تو آپؐ نے جواب دیا کہ نبی کریم ﷺ گھر میں وہی کرتے جو آپ اپنے گھر میں کرتے ہیں۔

مائصنع احدکم فی بیتہ یخصف النعل و یرقع الثوب و یرقع دلوہ[29]

"آپ نے وہی کیا جو تم میں کوئی اپنے گھر میں کرتا ہے جوتوں کی مرمت کی اور کپڑوں کی سلائی کی "

جانوروں کی دیکھ بھال

فطرت میں جانوروں کا ماحولیاتی توازن بر قرار رکھنے میں ایک مقام ہے، آلودگی، گلوبل وارمنگ اور توازن کے بگاڑ کو ختم کرنے کیلئے ماحولیاتی نظام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اسلام نے جانوروں کی دیکھ بھال کرنے کا بھی حکم دیا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

فی کل کبد رطبة اجر[30]

"کسی بھی جاندار کی خدمت کرنے کا اجر ہے"

عالمی معیارات اور اسلامی تعلیمات کا تقابلی تجزیہ:

عالمی معیارات ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو کم کرنے کے لیے اور ان سے پائیدار طریقوں سے نمٹنے کے لے اصولوں کو فروغ دیتے ہیں۔اب اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ عالمی معیارات کس حد تک اسلامی تعلیمات سے مطابقت رکھتے ہیں۔

معیار: نقصان سے بچاؤ

‘’The declaration advocates that prevention of harm is one of the important ethical standard in relation to environmental change.People should aim to anticipate avoid or minimize harm from environmental change as well as from climate mitigation or adaptation’’

عالمی اعلامیہ میں نقصان سے بچاؤ ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے ایک اہم اخلاقی معیار کی وکالت کرتا ہے۔لوگوں کو چاہیے کہ وہ ماحولیاتی تبدیلیوں کے حوالے سے کیے گئے تخفیف اور موافقت کے اقدامات سے ہونے والے نقصان کو ختم یا کم کرنے کی کوشش کریں اسلام فطرت کے مشاہدے اور فطرت سے انسانی تعلق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

واذاتولی سعی فی الارض لیفسدفیھاویھلک الحرث والنسل ط واللہ لایحب الفساد[31]

---

[29] ترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی،(بیروت، دار الکتب العلمیہ، 2011) رقم 2489ص۔589
Tirmizī,Muḥammad bin Isa Sunan Tirmizī(Beirūt,Dār Ul Kutab Al I’lmia, 2011) H2489, p-589.

[30] البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری (الریاض، دار السلام، 1999) رقم 6009ص 1051
Al-Bukhārī,Muḥammad bin Ismāeel,Ṣaḥiḥ Al **B**ukhārī,(Al Riaz, Dār-ul Salām,1999) H6009, p-1051.

[31] البقرہ: 205
Al Baqara:20.

اور جب وہ واپس چلا جاتا ہے تو زمین میں فتنہ فساد پیدا کرتا ہے۔تا کہ کھتی کو برباد اور انسانوں اور حیوانوں کی نسل کو خراب کرے اور اللہ فتنہ انگیزی کو پسند نہیں کرتا

''اسلامی تعلیمات نقصان کی روک تھام کو فروغ دیتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

لاضرر ولاضرار[32]

نہ کسی کو نقصان پہنچانا جائز ہے اور نہ بدلے کے طور پر نقصان پہنچایا جائے

لوگوں اور فطرت کے دیگر عناصر کو ہر قسم کے نقصان سے بچایا جائے۔کیوں کہ نقصان پہنچانا حرام ہے اور نقصان سے بچانا واجب ہے۔

معیار: احتیاطی نقطہ نظر

This standard promotes sustainable development and ensure conservation of environment and prevents all causes of harm.It implies that social responsibility should protect the public from any harm.[33]

یہ معیار پائیدار ترقی اور ماحولیاتی بقا کو یقینی بناتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق زمین پر انسان کی حیثیت ایک محافظ کی سی ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وھوالذی جعلکم خلئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجت لیبلوکم فی ماا‌تکم ان ربک سریع العقاب وانه لغفوررحیم [34]

اور وہی تو ہے جس نے زمین میں تم کو اپنا نائب بنایا،اور ایک دوسرے پر درجے بلند کیے،تا کہ جو کچھ اس نے تمہیں بخشا ہے،اس میں تمہاری آزمائش کرے۔بے شک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے۔اور بے شک وہ بخشنے والا مہربان بھی ہے۔

ماحولیاتی تحفظ اور انتظام احتیاطی اصول کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔احتیاطی اصول فطرت سے نمٹنے میں،انسانی رویے سے متعلق،اسلامی تعلیمات سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔زمین پر انسان کی حیثیت ایک سرپرست کی ہے۔انسان فطرت کا حصہ ہے۔اسلامی تعلیمات میں لچک موجود ہے۔ماحولیاتی انحطاط پر قابو پانے کے لیے احتیاطی اصول اسلامی تعلیمات کے مطابق مقامی ثقافت سے اخذ کیے جا سکتے ہیں۔

معیار: مساوات اور انصاف

''Environmental equity and justce in which no single group or community faces disadvantages in dealing with environmental hazards disasters or pollution''

---

[32] القزوانی، ابو حسین، سنن ابن ماجہ (بیروت، دار المرفہ، 1998) رقم 2341ص 69.

Al Qazwānī,Abu Ḥussain,Sunan Ibn e Māja(Beirūt, Dār ul Marfa, 1998)H.2341, p. 69.

[33] UNESCO ،"The precautionary Principal," (UNESCO, France. 2005), p. 14

[34] الانعام:165

Al-An'ām:165

ماحولیاتی مساوات یا انصاف جس میں کسی گروہ یا برادری کو ماحولیاتی خطرات، آفات یا آلودگی سے نمٹنے میں کسی نقصان کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

اسلام انصاف اور مساوات کے اصولوں کو فروغ دیتا ہے۔ اور ان اصولوں پر پابند رہنے کی تاکید کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:

ان اللہ یامربالعدل والاحسان وایتائ ذی القربی وینھی عن الفحشأوالمنکروالبغی ج یعظکم لعلکم تذکرون[35]

خدا تم کو انصاف اور احسان کرنے اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے۔ اور بے حیائی اور نامعقول کاموں اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ اور تمہیں نصیحت کرتا ہے، تاکہ تم یاد رکھو!

یہ آیت اخلاقی اصولوں کی آئینہ دار ہے، جو ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات سے نمٹنے کے لیے عالمی انصاف کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور خاص طور پر کمزور کمیونٹیز کی حق تلفی کرنے کی سخت ممانعت کرتی ہے۔ فطرت کے بے جا استعمال سے منع کرتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

وکلوواشربواولاتسرفواج انہ لایحب المسرفین [36]

اور کھاؤ اور پیو اور بے جا نہ اڑاؤ، کہ خدا بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا

اسلامی تعلیمات ماحولیاتی تبدیلیوں کے اثرات کو کم کرنے اور قدرتی وسائل کے پائیدار استعمال کی وکالت کرنے والے اخلاقی اصولوں سے مطابقت رکھتی ہیں۔

معیار: یکجہتی

Solidarty is an awareness of shared intrests objectives standards and sympathies of groups.

یکجہتی مشترکہ مفادات کے مقاصد کے معیارات اور گروہوں کی ہمدردی سے آگہی ہے

اسلام معاشرتی تعاون پر زور دیتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی اخلاقی اصولوں سے ہم آہنگی رکھتے ہوئے ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے اور ان کے اثرات کو کم کرنے کے لیے بین الاقوامی تعاون کو فروغ دیتا ہے۔

وتعاونواعلی البروالتقوی ص ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان ص واتقواللہ ط ان اللہ شدیدالعقاب [37]

اور نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی تعاون کیا کرو، اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں ایک دوسرے کی تعاون نہ کیا کرو۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ خدا کا عذاب سخت ہے۔

ماحولیاتی تبدیلیوں سے قدرتی وسائل کا ضیاع ہوتا ہے۔ کمزور معاشروں کی حق تلفی کی جاتی ہے۔ لہذا ان امور سے نمٹنے کے لیے تعاون

---

[35] النحل:90 — Al Naḥal:90

[36] الاعراف:31 — Al A'rāf:31

[37] المائدہ:2 — Al Māida:2

پر زور دیا گیا ہے۔

خلاصہ بحث

ماحولیاتی تبدیلیاں ماحولیاتی بحران کا سبب ہیں۔ یہ ماحولیاتی بحران گلوبل وارمنگ ، گرین ہاوس گیسوں کا اخراج ،جنگلات کا خاتمہ، آلودگی،حیاتیاتی تنوع کی تباہی اور قدرتی وسائل کے استحصال کی بدولت پیدا ہوتا ہے۔ماحولیاتی تبدیلیوں کے منفی اثرات کو کم کرنے کیلئے انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری سے ہر قسم کے نقصان کی روک تھام کیلئے انصاف اور مساوات کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے احتسابی عمل عوامی بیداری پیدا کرتا ہے۔ماحولیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کیلئے عالمی سطح پر جو پالیساں مرتب کی جاتی ہیں ان کے لیے بین الاقوامی تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

ماحولیاتی تبدیلیوں کیلئے تخفیف و موافقت کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اقوام متحدہ کے نومبر ۲۰۱۷ء کے اعلامیے میں نقصان کی روک تھام،انصاف، مساوات پائیدار ترقی، یکجہتی اور فیصلہ سازی میں سائنسی علم اور سالمیت جیسے عالمی معیارات کو فروغ دیا ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق ماحولیاتی تبدیلیوں کو کم کرنے اور ان کے نقصانات سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ جنگلات کی کاشتکاری کی جائے،اسلامی تعلیمات میں توحید کا تصور،ماحولیاتی تحفظ اور ماحولیاتی نظام کے توازن کے طور پر لیا گیا ہے اس کے علاوہ مخلوقات کی یکسانیت کے حوالے سے یکجہتی اور مساوات کے تصور کو شامل کیا گیا ہے۔

خلیفہ ہونے کی حیثیت سے انسان کو زمینی نعمتوں کی سرپرستی اور خدا کے اصولوں کی پاسداری اور فطرت کے قاعدوں کے اطلاق کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔آخرت میں انسان اپنے اعمال کا جوابدہ ہے۔ماحولیاتی تبدیلیوں اور اس کے منفی اثرات سے نمٹنے کیلئے عالمی معیارات اور اسلامی تعلیمات انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری،ماحولیاتی توازن، یکجہتی،انصاف اور مساوات کے اصولوں کو تسلیم کرتے ہیں،عالمی معیارات کی تشکیل کے دوران اسلامی اصولوں کو شامل کرنے سے ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے ہونے والے تقصانات کو کم کیا جا سکتا ہے اور ان پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License